تقریر

تقریر برائے ذیلی تنظیم
وقت 3-4منٹ

نازک ترین معاملہ زبان سے ہے

(مسیح موعودؑ)

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

قُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا (البقرہ:84)

کہ تم لوگوں سے نرمی سے بات کیا کرو۔

راستی کے سامنے کب جھوٹ پھلتا ہے بھلا
قدر کیا پتھر کے لعلِ بے بہا کے سامنے

پیارے بچو! آج مجھے آپ پیارے بچوں سے زبان کی حفاظت کے حوالے سے بات کرنی ہے۔

مَیں نے آج آپ احمدی بچوں اور بچیوں کے لیے تقریر کا عنوان اپنے پیارے بانی جماعت حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود اور مہدی معہود علیہ السلام کے منثور کلام سے ایک چھوٹا سا پیارا جُملہ لیا ہے جو یہ ہے کہ "نازک ترین معاملہ زُبان سے ہے"۔ اللہ تعالیٰ نے ہم بچوں اور بچیوں کو پورے درست اور صحیح سالم اعضاء دیئے ہیں۔ جن میں ہاتھ پاؤں، آنکھیں، ناک، دماغ اور زبان وغیرہ شامل ہیں۔ اِن اعضاء میں ہر عضو کا اپنا اپنا کام ہے اور جب یہ تمام اعضاء مِل کر اپنا کام کرتے ہیں تو ہمارے جسم کی مشینری پوری طرح عمل میں اپنے آپ کو لا کر ہمیں چلنے پھرنے اور کام کرنے اور سوچ وبچار کر کے درست فیصلے کرنے کی طرف لے جاتی ہے اور ہم سب کے مل کر کام کرنے سے معاشرہ قائم ہوتا ہے۔ اِن اعضاء میں سے ایک عضو زبان ہے جو باقی اعضاء پر کئی لحاظ سے فوقیت رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی تمام مخلوقات میں ہر ایک کو قریباً زبان سے نوازا ہے۔ جیسے انسانوں کو، حیوانوں کو، چرند پرند اور حشرات الارض کو زبان دی ہے جس کے باقی کئی کاموں کے ایک مشترکہ کام اپنی غذا کا ذائقہ محسوس کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہم بچوں کو اشرف المخلوقات بنایا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں دوسری مخلوق کی طرح زبان یعنی Tongue دی ہے۔ لیکن اشرف المخلوقات ہونے کے ناطے ایسی زبان بھی ہے جسے ہم عربی میں لِسانٌ کہہ سکتے ہیں۔ جس سے ہم اپنے جی اور مرضی کی بات کو اپنے ساتھیوں تک پہنچا سکتے ہیں۔ اُنہیں اپنی بات اور اپنا مافی الضمیر سمجھا سکتے ہیں جبکہ دیگر مخلوق جیسے جانور، چرند پرند اپنی بات کو زبان رکھنے کے باوجود دوسروں کو سمجھانے سے قاصر ہیں۔ ہم انسان اِسی زبان سے اپنے اللہ کی عبادت کرتے ہیں اُس کی تسبیح و تحمید اور تذکیر کرتے، شکر ادا کرتے اور پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھی پڑھتے ہیں۔

پیارے بچو! اِس زبان سے جہاں ہم اپنے خالق یعنی اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا شکر بجالا کر اس کی تسبیحات اور اُس کے گُن گاتے ہیں۔ وہاں اِسے اچھے طریق پر، اچھے ماحول میں اللہ کی دیگر مخلوق کے لیے استعمال کرنے کا حکم ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمان کی تعریف کرتے وقت زبان کے درست استعمال کا ذکر یوں فرمایا کہ

"حقیقی مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے ماحول میں بسنے والے لوگ محفوظ ہوں" (سنن نسائی کتاب الایمان)

پھر نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ

"اپنی زبان کو روک کر رکھو... اپنی غلطیوں پر نادم ہو کر خدا کے حضور رویا کرو" (ترمذی ابواب الزھد)

پیارے بھائیو! اب دیکھو اس چھوٹی سی نصیحت میں دو باتوں کا ذکر ہے ایک تو زبان کو روکو اور کوئی فضول بات نہ کرو اور دوسرا اپنے اللہ کے حضور کثرت سے رویا کرو اور اپنی غلطیوں کی معافی مانگا کرو۔ اِس رونے کے فعل میں بھی زبان استعمال میں آتی ہے۔ اس لیے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ انسان کی زندگی میں

نازک ترین معاملہ زبان ہے۔ زبان سے جہاں بہت سی نیکیاں جُڑی ہیں۔ وہاں بہت سی کمزوریوں، بُرائیوں اور بدیوں کا تعلق زبان سے ہے۔ جیسے جھوٹ جو تمام بُرائیوں کی جڑ ہے، غیبت، چغلی، طنز و تشنیع، گالی گلوچ، لغو باتیں، نازیبا الفاظ، تلخ اور سخت زبان اور بُرا بھلا کہنا وغیرہ اِس میں شامل ہے۔

پیارے بھائیو! بعض باتیں بزرگوں کے مونہوں سے نکلتی یا قلم سے الفاظ صفحہ ہستی پر آتی ہوں وہ ہم پر بہت گہرے اثرات چھوڑتے ہیں۔ جیسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا یہ فرمان کہ

"زبان وجود (یعنی انسانی جسم) کی ڈیوڑھی (اندر آنے کا رستہ) ہے اور زبان کو پاک کرنے سے گویا خدا تعالیٰ وجود کی ڈیوڑھی میں آجاتا ہے"

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 245)

کیا ہی اچھے طریق پر زبان کی حفاظت کرنے اور اُسے بُرائیوں سے بچائے رکھنے کی طرف توجہ دلائی ہے۔ جس طرح ہم اپنے گھروں کی بیرون گزرگاہ کو صاف ستھرا رکھتے ہیں۔ تا مہمان جب گھر میں آئیں تو اُنہیں خوشی محسوس ہو۔ اِسی طرح ہم اگر اپنے جسم میں اندر آنے کے رستہ میں موجود زبان کو صاف رکھیں گے تو اللہ تعالیٰ مہمان بن کر ہمارے جسموں میں حلول کرے گا۔ جس کے اندر اللہ تعالیٰ آجائے تو اس سے بڑھ کر خوش قسمت کون ہو گا۔

پیارے بچو! جب ہمارے گھروں میں کوئی پیدا ہوتا ہے تو ہمارے بزرگ اُس نومولود کو گُرتی دیتے ہیں یعنی پہلی غذا دی جاتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے بھی جب جماعت بنائی یعنی جماعت احمدیہ پیدا ہوئی تو 10 شرائط بیعت کی صورت میں آپ بانیٔ جماعت نے گُرتی دی اور آج ہر نو موبائع کو جماعت میں آنے کی صورت میں یہ گُرتی دی جاتی ہے۔ اس گُرتی میں سے چوتھی شرط کا تعلق آج کی تقریر کے موضوع سے ہے۔ جو یہ ہے

"یہ کہ خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دے گا نہ زبان سے، نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے"

پس **میرے پیارے بھائیو!** ہم ابھی بچے ہیں، نوجوان اور جوان ہوں گے۔ ہمیں اپنی زبانوں کی ابھی سے حفاظت کرنی ہو گی۔ نازیبا اور ناپاک زبان کے نہ ہم متحمّل ہو سکتے ہیں، نہ ہمارا معاشرہ متحمّل ہو سکتا ہے اور نہ ہی ہماری جماعت۔ مَیں اپنی تقریر کے آخر پر آپ بچوں اور بچیوں کو حضرت خلیفۃُ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے ایک خطبہ جمعہ کی طرف لے کر جانا چاہوں گا۔ جسے پانچ بنیادی اخلاق کا عنوان دیا گیا ہے اور آپ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ خطبہ جماعت احمدیہ کی دوسری صدی کے آغاز پر یہ فرما کر دیا تھا کہ اِن پانچ بنیادی افعال کے ساتھ ہم دوسری صدی میں داخل نہیں ہو سکتے۔ ان میں دوسرا خُلق نرم اور پاک زبان کا استعمال ہے۔ ہم آج اِسے بھی اپنی تقریر کا عنوان دے سکتے ہیں۔ حضور رحمہ اللہ نے گو اِس خطبہ میں تمام افراد جماعت کو مخاطب فرمایا تھا لیکن نوجوان طبقہ بالخصوص مخاطب تھا۔ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا۔

"تربیت کا دوسرا پہلو نرم اور پاک زبان کا استعمال کرنا اور ایک دوسرے کا ادب کرنا ہے۔ یہ بھی بظاہر چھوٹی سی بات ہے۔ ابتدائی چیز ہے لیکن جہاں تک مَیں نے جائزہ لیا ہے وہ سارے جھگڑے جو جماعت کے اندر نجی طور پر پیدا ہوتے ہیں یا ایک دوسرے سے تعلقات میں پیدا ہوتے ہیں اُن میں جھوٹ کے بعد سب سے بُرا دخل اس بات کا ہے کہ بعض لوگوں کو نرم خوئی کے ساتھ کلام کرنا نہیں آتا۔ اِن کی زبان میں درشتگی پائی جاتی ہے۔ اُن کی باتوں اور طرز میں تکلیف دینے کا ایک رُجحان پایا جاتا ہے۔"

(مشعل راہ جلد 3 صفحہ 462-463)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"نرمی کی عادت ڈالنا تا کہ خدا تعالیٰ بھی تمہارے ساتھ نرمی سے پیش آئے۔ ورنہ اگر تم خدا تعالیٰ کی مخلوق پر درشتی کرتے ہو تو تم بھی اپنے آپ کو اس بات کا حق دار بناتے ہو کہ خدا تعالیٰ تم پر بھی درشتی کرے"

(انوار العلوم جلد 5 صفحہ 436)

حضرت خلیفۃُ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

"زبان ایک ایسی چیز ہے جس کا اچھا استعمال سب کو آپ کا گرویدہ بنا سکتا ہے اور اِس کا غلط استعمال دوست کو بھی دشمن بنا سکتا ہے۔"

(خطبہ جمعہ 20/ اگست 2004ء)

اللہ تعالیٰ ہمیں ان نصائح پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(کمپوزڈ: مسز بُقعۃ النور عمران۔ جرمنی)